Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم الاتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۸ رمضان ۱۳۹۸ھ ۳ تبوک ۱۳۵۷ہش ۳ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۰۲

جماعتِ احمدیہ پاکستان کے جملہ احباب اور اہلِ ربوہ کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے عید مبارک کا دعائیہ تحفہ

اللہ تعالیٰ سب احباب پر اپنا فضل نازل کرے، تائید و نصرت سے نوازے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۲ ستمبر۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ فرمانے کے بعد آجکل لندن میں قیام فرما ہیں اور وہاں اہم دینی اور جماعتی امور کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام اپنے کیبل گرام مرسلہ یکم ستمبر کے ذریعہ از راہِ شفقت جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے جملہ احباب اور بالخصوص اہلِ ربوہ کو عید مبارک اور دعاؤں کا تحفہ ارسال فرمایا ہے۔ حضور کے مرسلہ پیغام کا انگریزی متن اور اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

LONDON 1ST SEPTEMBER 1978

ASSALAM-O-ALEKUM AND EID MUBARAK JAMAAT PAKISTAN AND JAMAAT RABWAH. MAY ALLAH BLESS YOU, SUPPORT YOU AND PRESERVE YOU ALL. KHALIFATUL MASIH

(ترجمہ) "لندن یکم ستمبر ۱۹۷۸ء

جماعتِ احمدیہ پاکستان کے جملہ احباب اور جماعتِ ربوہ کے احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل نازل کرے اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین خلیفۃ المسیح"

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نہایت ہی شفیق اور جان و دل سے عزیز آقا اور حضور کے جملہ رفقاء کو بھی عید مبارک کرے اور اس اہم تبلیغی سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو، قدم قدم پر اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے اس سفر کو غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

ربوہ ۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں لندن سے جو کیبل گرام یکم ستمبر کو ارسال کیا اور جو یہاں ۲ ستمبر کی شام کو موصول ہوا اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

"لندن یکم ستمبر حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ ۲۹ اگست کی صبح کو حضور دفتر میں تشریف فرما ہو کر اہم جماعتی امور کی انجام دہی میں کئی گھنٹے تک مصروف رہے۔

۳۰ اگست کی صبح کو حضور نے بعض اہم اصحاب کو شرفِ ملاقات بخشا اور ان سے تبادلۂ خیال فرمایا، نیز دفتر میں کئی گھنٹے تک حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ بعض دیگر اہم امور سرانجام دئے۔

۳۱ اگست کو حضور نے دفتری امور سرانجام دینے کے علاوہ احبابِ جماعت کو شرفِ ملاقات بخشا۔

(مرزا انس احمد)"

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور حضور کے حالیہ تبلیغی سفر کی غیر معمولی کامیابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

تحریکِ دعائے خاص

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل بلڈ پریشر بہت بڑھ جانے کی وجہ سے بہت ناساز رہی اب اس میں کچھ کمی ہے لیکن کمزوری اور نقاہت بہت ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

ربوہ میں نمازِ عید الفطر

محترم امیر صاحب مقامی کی اجازت سے مسجد اقصیٰ ربوہ میں نمازِ عید الفطر پونے نو بجے صبح ادا کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب وقتِ مقررہ پر تشریف لانے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ
۳ تبوک ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان سے حاصل ہونے والا بنیادی سبق

۷ ظہور ۱۳۵۷ ہجری شمسی مطابق ۷ راگست ۱۹۷۸ء سے رمضان کا مہینہ اپنی عظیم الشان برکتوں اور پیہم نازل ہونے والی رحمتوں کے ساتھ شروع ہونے کے بعد اب اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔

قرآن مجید اور احادیث نبوی کی رُو سے اس ماہ مقدس کے مبارک ایام جن کے آخری حصہ میں سے آجکل ہم گزر رہے ہیں حصول انعامات الٰہیہ کے ایام ہوتے ہیں، یہ خدائے رحیم و کریم کی طرف سے بندوں کے لئے حصولِ مغفرت اور عِتقٌ مِّنَ النَّارِ کے ایام ہوتے ہیں۔ یہ غیر معمولی رنگ میں دعائیں قبول ہونے، جنابِ الٰہی سے مرادیں پانے اور عنداللہ فائز المرام ہونے کے ایام ہوتے ہیں اور جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے یہ بتائید و توفیقِ الٰہی لقائے الٰہی کی دولتِ لازوال سے مالا مال ہونے کے ایام ہوتے ہیں۔ الغرض یہ وہ نہایت درجہ مقدس و بابرکت ایام ہوتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی رحمت غیر معمولی طور پر جوش میں آتی ہے اور وہ اپنے فرمانبردار بندوں کو غیر معمولی رنگ میں اپنے افضال و انعامات سے نوازتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو جن میں انسان ایک مقررہ وقت میں کھائے پئے بغیر اپنے دن اور رات کے اکثر اوقات کو ذکر الٰہی اور عبادات میں بسر کرتا ہے اس قدر عظیم الشان برکات کا حامل کیوں ٹھہرایا ہے؟ خاص کر ان ایام میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قدر جوش میں کیوں آتی ہے کہ وہ جملہ شرائط کے ساتھ روزے رکھنے اور رمضان کی دیگر مخصوص عبادات بجا لانے والوں سے عام شرعی قوانین اور اپنی سُننِ مستمرہ کے عام تقاضوں سے کہیں بڑھ کر محبت و شفقت، رحمت و رأفت اور لطف و عنایت کا معاملہ کرتا ہے حتّٰی کہ ان کے تمام پچھلے گناہوں کوتاہیوں اور غفلتوں کو معاف کر دیتا ہے۔ آئندہ گناہوں سے حفاظت کی ضمانت دیتا ہے، بکثرت ان کی دعائیں قبول کر کے انہیں ان کی دلی مرادیں عطا کرتا ہے، جنت کا حصول ان کے لئے آسان کر دیتا ہے اور اپنی رضامندی اور خوشنودی سے نواز کر انہیں لقائے الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے دین کی اصل رُوح سے بعض ناواقف یہ سمجھتے ہیں کہ ساری خوبی دن کے اوقات میں بھوکا اور پیاسا رہنے میں ہے۔ وہ رمضان کی برکتوں کو بھوک اور پیاس کے ساتھ وابستہ سمجھتے ہوئے رمضان کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کے لئے اسی کو کافی سمجھتے ہیں۔ اس قسم کا خیال رمضان کی اصل حقیقت سے ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ رمضان کے روزوں میں ہر چند کہ انسان ایک مقررہ وقت میں کھانے پینے سے لازمی طور پر مجتنب رہتا ہے تاہم ان میں بنیادی اہمیت کھانے اور پینے سے بکلّی اجتناب کو نہیں بلکہ روحِ اطاعت کے بھرپور مظاہرے کو حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے رمضان کی عظیم الشان برکتوں کا راز لوگوں کے بھوکا اور پیاسا رہنے میں نہیں بلکہ اس امر میں مضمر ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی بیک وقت رُوئے زمین کے تمام مسلمان پورے تعہد اور عزم و ہمت اور دلی بشاشت کے ساتھ اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے خدا اور رسولؐ کے احکام کی بجاآوری میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے ہیں۔

وہ خدائی منشاء کے بموجب اپنے روزمرہ کے معمول کو تغیر یاد کر کے صرف اُن اوقات میں ہی کھاتے پیتے ہیں جن میں انہیں کھانے پینے کا حکم ہے اور اُن اوقات میں کھانے پینے سے یکسر دستکش ہو جاتے ہیں جن میں انہیں کھانے پینے سے منع کیا گیا ہے۔ کھانے پینے پر ہی کیا حصر ہے وہ دن اور رات کے بعض اوقات میں خدائی حکم کی تعمیل میں اپنے اوپر بعض اُن چیزوں کو بھی حرام کر لیتے ہیں جنہیں عام حالات میں خدا نے جائز قرار دیا ہے اور پھر کمال خلوصِ نیّت کے ساتھ رمضان کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے اور اس کی مخصوص عبادات کو بجا لانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ رُوحِ اطاعت کا ایسا بھرپور عملی مظاہرہ ہی خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کا موجب بنتا ہے۔ چنانچہ رُوحِ اطاعت کے ایسے بھرپور مظاہرہ پر اس کی رحمت جوش میں آتی ہے اور اس قدر جوش میں آتی ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھنے اور اس کی مخصوص عبادات بجا لانے والوں کو بے حساب اجر و ثواب سے نوازتا ہے اور عام حالات سے کہیں بڑھ کر ان کا اکرام کرتا ہے۔ اس بے حساب اجر و ثواب اور غیر معمولی انعام اکرام کے وہی مومن مورد بنتے ہیں جو خدا اور رسولؐ کے احکام کی بجاآوری میں اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں اور وہ لوگ جو بھوک اور پیاس برداشت کرنے کے باوجود اطاعت کے معیار پر پورے نہیں اُترتے وہ اس سے محروم رہتے ہیں پس رمضان ہر سال آکر بتائید و توفیقِ الٰہی مومنوں کے لئے رُوحِ اطاعت کے ایسے ہی عظیم الشان مظاہرے کا ایک انمول موقع فراہم کرتا ہے اور اسی میں رمضان کی عظیم الشان برکتوں کا راز مضمر ہے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو رمضان سے ہمیں جو سب سے اہم اور بنیادی سبق ملتا ہے وہ یہی ہے کہ تمام برکتیں خدا اور رسولؐ کے احکام کی بجاآوری میں کمال درجہ اطاعت کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم رمضان کے بعد بھی اپنی روزمرہ زندگی میں قدم قدم پر اللہ اور رسولؐ کے احکام کی بجاآوری میں اطاعت کا ایسا ہی مظاہرہ کرتے چلے جائیں یعنی وہ نیکیاں بجا لائیں جن کے بجا لانے کا روزمرہ زندگی میں خدا اور رسولؐ نے حکم دیا ہے اور ان باتوں سے بچیں جن سے بچنے کی تلقین کی ہے حتّٰی کہ قرآن کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی نہ ٹالیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فرمان کو بھی پس پشت نہ ڈالیں۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں اُسی تعہد سے کام لیں جس تعہد کا ہم رمضان میں مظاہرہ کرتے ہیں تو ہمارا ارحم الراحمین خدا ہرگز بخیل نہیں ہے وہ ہمیشہ ہی وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ کے بموجب قدم قدم پر ہمیں اپنی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں سے نوازتا چلا جائے گا اور ہم ہمیشہ ہی اس کی برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کے مورد بنے رہیں گے۔

پس ہمیں رمضان کے موجودہ بقیہ ایام کو جن میں سے ہم آجکل گزر رہے ہیں خاص طور پر اس طرح گزارنا چاہیئے کہ خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا جذبہ ہم میں راسخ سے راسخ تر ہو جائے حتّٰی کہ رمضان کے بعد بھی خدا اور اس کے رسولؐ کے کسی ایک حکم کی خلاف ورزی ہمارے لئے ممکن نہ رہے۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر ہمارے لئے زندگی میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔ ایسی صورت میں ہماری زندگی کا کوئی لمحہ اور کوئی ثانیہ بھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس میں خدائی رحمتیں اور برکتیں اور اس کے انعام و افضال ہمارے شاملِ حال نہ ہوں۔

عید مبارک

اے احمدی مبارک یہ روزِ سعید ہو!
معمور زندگانی میں ہر روز عید ہو!

خوشحال و باکمال ملے عمرِ جاوداں!
صبح و مسا نصیب عزیزوں کی دید ہو!

روزے قبول ہوں ترے منظور ہو نماز!
بارانِ فضل و رحمتِ یزداں مزید ہو!

پروردگارِ عالم ہمیشہ ہو کارساز!
حامی ہمیشہ ہی ترا ربِّ مجید ہو!

وابستگی خلافتِ حق سے رہے مدام!
آلِ حبیبؐ سے تجھے حُبِّ شدید ہو!

حق کے لئے تو ہر کہیں سینہ سپر رہے!
نوکِ زبان پہ تری قولِ سدید ہو!

سینہ میں ہو قرآن تو دل میں ہو نورِ حق!
قبضہ میں تیرے فتح و ظفر کی کلید ہو!

تحریک و انجمن ہو یا لجنہ کا ہو نظام!
اِن سب کے ساتھ یاد یہ "وقفِ جدید" ہو!

عبدالرحیم راٹھور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر اور اسکی حقیقت

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کوہاٹ

عید اور فطر دونوں عربی زبان کے لفظ ہیں۔ عید کا لفظ عود سے نکلا ہے اور اس کے لفظی معنے بار بار لوٹنے کے ہیں۔ یعنی خوشی کا موقع جو بار بار آئے اور فطر روزہ چھوڑنے کو کہتے ہیں۔ چونکہ رمضان کا سارا مہینہ ہم روزے رکھ کر فارغ ہوتے ہیں اور اس سے اگلے ماہ یعنی شوال کی پہلی تاریخ کو ہم عید مناتے ہیں اس لئے اس کا نام عید الفطر رکھا گیا ہے۔

عید کے دن کی سب سے اہم اور ضروری چیز نماز ہے جو دو رکعتوں کی صورت میں باجماعت پڑھی جاتی ہے یہ نماز صرف عید کے دن کے لئے مخصوص ہے عید کے دن بشرط صحت ضروری ہے کہ انسان نہا دھو کر اگر میسر ہوں تو دھلے ہوئے صاف کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عید

ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰی سرور کونین فخر موجودات عالم صلے اللہ علیہ وسلم عید کے دن عمدہ لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ اور ایک چادر جو عمدہ اور قیمتی ہوا کرتی تھی عیدین اور جمعہ کے دن اوڑھتے کبھی ایسی چادر بھی اوڑھتے جس میں سرخ سبز دھاریاں پڑی ہوتی تھیں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم عیدین کے دن سب ... کاموں سے پہلے نماز عید ادا کرتے نماز ہی کو سب دنوں میں مقدم رکھتے اور فرماتے

اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے فارغ ہو کر عیدگاہ تشریف لے جاتے اور وہاں جا کر نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور صحابہ کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتے اور نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف منہ کر کے مخاطب ہو کر خطبہ پڑھتے۔

پھر ... دن اللہ تبارک تعالےٰ اپنے بندوں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

فاذا کان یوم
عیدھم یعنی یوم
فطرھم باھی بھم
ملئکتہ فقال
یا ملائکتی ما جزاء
اجیر وفی عملہ
قالوا ربنا جزاءہ
ان توفی اجرہ
قال ملائکتی عبیدی
وامائی قضوا فریضتی
علیہم ثم خرجوا
یعجون الی الدعاء
وعزتی وجلالی وکرمی
وعلوی وارتفاع مکانی
لاجیبنھم فیقول
ارجعوا فقد غفرت
لکم وبدلت سیاتکم
حسنات فقال فیرجعون
مغفورا لھم
(بیہقی)

عید الفطر کے دن اللہ تعالےٰ اپنے ان بندوں کے سبب جنہوں نے روزے رکھے ہوں گے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خدا کا ذکر اور عبادت کی ہوگی اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اجرت کیا ہے؟ جو اپنا کام پورا کرے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار اس کی اجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے۔ تب اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض کو ادا کر دیا ہے۔ پھر وہ گھروں سے دعا کے لئے عیدگاہ کی طرف نکلے قسم ہے اپنی عزت۔ اپنے جلال۔ اپنی بخشش اپنے کرم۔ اپنے بلند مرتبہ۔ اپنی بلند منزلت کی۔ میں ان کی دعاؤں کو قبول کر دوں گا۔ پھر اللہ تبارک تعالےٰ فرماتے ہیں اے میرے بندو اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا۔ اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ حضور انور صلعم فرماتے ہیں کہ پس اس حالت میں مسلمان عیدگاہ سے واپس آتے ہیں کہ ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

عید کی حقیقت۔ فلاسفی حکمت اور برکات کے سلسلہ میں ایک بات یہ ہے کہ عید خوشی کا دن ہے۔ اس موقعہ پر جملہ مسلمان چھوٹے بڑے مرد عورتیں اور سب کے سب ... قسم کے اور عمدہ صاف اور اجلے کپڑے پہنتے ہیں۔ اچھے سے اچھے کھانے پھل وغیرہ خود بھی کھاتے ہیں اور دوستوں کو بھی کھلاتے ہیں یہ بالکل جائز اور درست طریق ہے اور اسلام کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے اور کبھی بھولنی نہیں چاہیئے کہ کوئی ایسی چیز استعمال میں نہ لائی جائے جس سے اللہ تعالےٰ نے روکا ہے۔

بے شک خوشی سے کھاؤ پیو اور کھیلوں میں حصہ لو مگر ان حدود میں رہ کر جو اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمائی ہیں اور جن چیزوں کے کھانے پینے اور جن کھیلوں میں حصہ لینے سے اللہ تبارک تعالےٰ نے روکا ہے اس سے باز رہو۔ تقوٰے یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سے ڈر کر اسکی منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔

حقیقی اور اصلی عید تو روح کی عید ہے اور روح کی راحت ہے خوشی اطمینان اور سکینت تو اللہ تعالےٰ کے تعلق اور اسکی یاد سے وابستہ ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

یعنی خوب اچھی طرح سے سن لو کہ اللہ تعالےٰ کی یاد سے دلوں میں اطمینان پیدا ہوتا ہے۔ غرض حقیقی عید یہی ہے کہ مومن کا تعلق اپنے مولیٰ کریم سے ہو اسی کی یاد اس کے دل کی غذا ہو اور ہر قسم کے ہم و غم سے بچنے کے لئے وہ اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر گرا رہے۔

عید کے سلسلہ میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ عید ہمیں متواتر اور مسلسل ایک مہینہ روزے رکھنے کے بعد نصیب ہوئی ہے ہم نے کھانا پینا چھوڑا اور راتوں کو اٹھ کے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اللہ تعالےٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی میں وقت گذارا۔ غریبوں اور مسکینوں کے لئے اپنا مال خرچ کیا۔ گویا رات دن محنت کرتے راتوں کو جاگنے اور قربانی کرنے سے اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ عید کا مبارک دن دکھایا معلوم ہوا کہ عید کا دن دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خوب محنت اور قربانیاں کرے راتوں کو ... کسی عرب شاعر نے کیا خوب کہا ہے

یغوص البحر من طلب اللآلی
ومن طلب العلی سھر اللیالی

یعنی جو شخص سمندر سے موتی حاصل کرنا چاہتا ہے وہ سمندر کے گہرے پانی میں غوطے لگا کر ہی حاصل کرے گا۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ اسے کامیابی کا اونچے سے اونچا درجہ مل جائے اسے راتوں کو جاگنا پڑے گا۔

ہماری عید کیا ہے

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہماری عید کیا ہے؟ یہ کہ ہمارا محبوب ہمارا خدا ہمیں مل جائے۔ اور جو شخص کوشش کرتا اور محنت برداشت کرتا ہے اس کو اس کا خدا مل جاتا ہے اور پھر ایسا آرام اور ایسی خوشی حاصل ہو جاتی ہے کہ جسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ دیکھو عید الفطر کے لئے اسلام نے ایک ماہ کے روزے فرض قرار دئے کہ خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے جسمانی قربانی ضروری رکھی ہے اور دوسری عید پر انسان ظاہر قربانی کرتا ہے جو کہ اس نسبت ربی انسان کی یادگار میں ہوتی ہے جس نے خدا کے لئے اپنا بیٹا ذبح کرنا چاہا مگر خدا نے اس کی جگہ جانور ذبح کروا دیا اور آئندہ کے لئے مقرر کر دیا کہ جانوروں کی قربانیاں کی جایا کریں۔ تو اس عید پر بکرے ذبح کرنا دلیل ہوتی ہے اس امر کی کہ اس بندہ کو جو قربانی کرتا ہے۔ خدا کے رستے میں اگر سر بھی دینا پڑے تو اس میں توقف نہیں کرے گا۔ یہ اسلام کی مقرر کردہ عیدوں کی حقیقت ہے مگر اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کی عیدیں اپنے اندر یہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اس لئے ان میں جو خوشی منائی جاتی ہے وہ راحت بخش خوشی نہیں ہوتی کیونکہ ان کی عیدیں ایسی ہوتی ہیں جیسے کہ روتے ہوئے بچے کو کھلونا دے دیا جائے جس سے وہ تھوڑی دیر کے لئے بہل جائے۔ لیکن اسلام کی عیدیں بھی حقیقی اور اصلی خوشی حاصل کرنے کا نمونہ ہی ہیں لیکن دوسروں کی عید اور نمونہ اور ان میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ ان کے میلے اور تہوار محض نمونہ کی خاطر ہی ہیں کہ بعد ان کے حسرت و افسوس ہوتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی عید ایسی ہوتی ہے کہ وہ چیز جس کی انسان کو تلاش ہے اس کے بہت قریب کر دیتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسا کہ ایک شخص کے محبوب کا بت بنا کر اس کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے اور وہ اس کو لپٹ کر خوش ہوتا ہے کہ میرا محبوب مجھ کو مل گیا لیکن ایک دوسرے شخص کو ایسے راستہ پر ڈال دیا جائے جس پر چل کر وہ اپنے محبوب تک پہنچ سکتا ہے اور پھر اس کو اپنے محبوب کے دروازے پر پہنچا دیا جائے۔ پردہ اٹھا کر دکھا دیا جائے کہ وہ ہے تیرا محبوب ہے اب اور کوشش کر اور اس دروازے سے گزر کر اپنے محبوب سے مل لے۔ اب وہ شخص جس پاس مورت بے جان مجسمہ ہے اس کی خوشی تھوڑی دیر کے بعد مایوسی سے بدل جائے گی لیکن وہ جو پہلے کی نسبت اپنے محبوب کے زیادہ قریب پہنچ گیا ہے اس کی خوشی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ ایسی ہی ہے جیسے ایک بت پر کوئی شخص فدا ہو جائے۔ لیکن ہماری عیدیں وہ ہیں جن میں ایک صحیح رستہ پر چلایا جاتا ہے اور جن کے ذریعہ ہمیں ہمارا خدا دکھایا جاتا ہے اور پھر ہماری روحانی کیفیت اور ہم میں قوت پیدا کیا جاتا ہے۔ پس ہماری عیدوں کی غرض ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہمیں ہمارا خدا مل جائے اور اس کے ملنے کا یہ طریق ہے کہ اس کے لئے قربانیاں کی جائیں۔ اگر ہم اس غرض کو یاد رکھیں تو ہماری عید عید ہے ورنہ جھوٹے طرز پر خوش ہونا رنج اور دکھ کو اور بڑھا دیتا ہے۔"

(الفضل ۵ر جولائی ۱۹۱۹ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے عید کے خطبہ میں فرمایا ہے
"یہ عید ہمیں یہ سبق سکھلاتی ہے کہ اگر ہم اپنی اولاد کو صحیح معنوں میں قربان کریں تو ہماری اولاد اتنی بڑھے گی جتنے آسمان کے ستارے پس اگر کوئی سچی محبت خدا اور رسول سے رکھتا ہے اور اگر اسلام اور سلسلہ احمدیہ سے بلکہ اگر اس کو ان سے کچھ بھی انس ہے تو بچپن میں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے۔ جہاں آپ اپنے نفسوں کو لالچ۔ طمع۔ حرص۔ چوری اور جھوٹ جیسی بداخلاقیوں سے بچائیں۔ وہاں بچوں کو بھی اس کا عادی نہ ہونے دو اور ان کی پوری پوری نگرانی کرو۔ دین کی اور سلسلہ کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کرو۔ ان سے بے جا محبت کر کے اعلیٰ اخلاق کے سیکھنے سے ان کو محروم نہ رکھو تا دوسروں کے لئے نمونہ بنیں بلکہ دنیا میں ایک بہت بڑی قوم اور نسل بنیں۔"

(الفضل ۱۱ر جولائی ۱۹۲۲ء)

آخر میں میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کا ایک اور اقتباس پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔
"میرے دوستو! اٹھو اور خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے جو عید بنائی ہے اسے حاصل کرو۔ یہ بھی عید ہے جو آج منائی جا رہی ہے مگر اس کے مقابلہ میں وہ بہت بڑی عید ہے جو خدا نے تمہارے لئے رکھی ہے۔ دیکھو پیتل تانبے کے زیور بھی ہوتے ہیں اور انہیں مال سمجھا جاتا ہے مگر سونے کے زیوروں کے مقابلہ میں انہیں جھوٹے زیور کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ مفت نہیں ملتے ان کی بھی قیمت ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی بے شک عید ہے مگر اصل عید کے مقابلہ میں ایک بے حقیقت چیز ہے۔ تم اس کے لئے تیاریاں کرتے ہو مگر کیا ہی افسوس کی بات ہے اصل عید کے لئے تیاری نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ نے تم میں اپنا ایک نبی بھیجا مگر تم میں بہت سے ایسے ہیں جو ابھی تک ناامیدیوں میں پڑے ہوئے ہیں اگر تم اس پیتل کے زیور کو خوشی سے قبول کرتے ہو تو سونے اور جواہرات کے زیوروں کو کیوں رد کرتے ہو۔ ان کی ایسی قدر کرو جس کے وہ مستحق ہیں اپنے دلوں میں وہ محبت پیدا کرو کہ ہم خدا تعالیٰ سے مل جائیں۔ اور دوسروں کے دلوں میں وہ محبت پیدا کرو کہ ہم سے مل جائیں۔ دنیا سے افتراق دور ہو تا وہ خوشی کا دن آئے جو آسمان پر ہمارے لئے مقدر ہو چکا ہے اور سچے دل سے کہو کہ خدا جس طرح تیری بادشاہت آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو۔ مگر نہ ان معنوں میں جن میں عیسائی کہتے ہیں بلکہ ان معنوں میں جن میں انبیاء کہتے چلے آئے ہیں۔"

(الفضل ۲۷ر اپریل ۱۹۲۶ء)

محترم صوفی فضل محمد صاحب مرحوم کی یاد میں!

(مکرم چوہدری غلام نبی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولنگر شہر)

محترم صوفی فضل محمد صاحب آف فقیر والی حال مقیم بہاولنگر مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۷۸ء بروز سوموار بوقت چار بجے شام بعمر ۷۶ سال بہاولنگر میں وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور اپنے وسیع خاندان میں صرف اکیلے احمدی تھے۔ ۱۹۲۷ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بیعت کے بعد آپ کی بہت مخالفت ہوئی لیکن آپ مضبوطی سے احمدیت پر قائم رہے۔ ہر مخالف کو نہایت سنجیدگی اور تحمل مزاجی خلوص و محبت و پیار اور دلائل کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی خوبیاں بیان کر کے سمجھانے کی کوشش کرتے۔ ساری زندگی سادگی اور بے تکلفی سے گزاری ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی اور مسکراتے ہوئے چہرہ سے پیش آتے مہمان نوازی اور خدمت خلق کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا غریبوں اور بے کسوں کی امداد آپ کا شیوہ تھا۔ اپنے ہاتھوں سے خود کام کرنے کو عار نہ سمجھتے بلکہ فخر محسوس کرتے۔ نہ صرف اپنا وقت ضائع نہ کرتے بلکہ دوسروں کا بھی وقت ضائع نہ کرتے نہایت ہی مجاہدانہ زندگی بسر کی یہی وجہ ہے کہ آپ نے خداداد قابلیت سے زمیندارہ کاروبار میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور اس قدر ترقی کی جس کی مثال اس علاقہ میں بہت کم ملتی ہے

خلیفۂ وقت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی محبت تھی۔ ہر تحریک میں خوشی سے حصہ لیتے چندوں میں بڑے باقاعدہ تھے وفات کے دن ہی خاکسار سے چندہ کا حساب سمجھ کر ماسوائے چندہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے دیگر ہر قسم کے چندہ کی کل رقم مالی سال رواں جو قابل ادا تھی مبلغ ۔/۹۱۵ روپے ادا کر دی۔

مرحوم گزشتہ تین سال سے دل کی بیماری میں مبتلا تھے ایک سال ہوا جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا جس میں باقاعدگی سے علاج معالجہ کرانے سے کافی افاقہ ہو گیا تھا اچھی طرح سے چل پھر سکتے تھے تھوڑا بہت کام بھی کر لیتے تھے وفات کے دن بھی سارا دن چلتے پھرتے رہے ہیں اس دن ان کے پاس صبح سات بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک رہا طبیعت بالکل ٹھیک تھی تین بجے شام کے قریب دل کا دورہ ہوا ڈاکٹر صاحب کو بلایا گیا لیکن ان کے پہنچنے سے قبل ہی چار بجے شام آپ وفات پاگئے آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین لڑکے (مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او ٹیلیفون و چوہدری خالد لطیف صاحب و چوہدری عبدالحمید صاحب قمر ایڈووکیٹ) اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں بفضل اللہ ساری اولاد شادی شدہ اور صاحب اولاد اور [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۵۸

میں چوہدری ہادی علی ولد چوہدری فرزند علی صاحب قوم ارائیں پیشہ واقف زندگی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ۔ ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۶۲ روپیہ بطور الاؤنس ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں ۔

الامۃ ۔ چوہدری ہادی علی مربی سلسلہ ۱۳/۵ دارالرحمت غربی ربوہ ۔

گواہ شد ۔ فرزند علی ۱۳/۵ دارالرحمت غربی ربوہ ۔

گواہ شد ۔ بشارت احمد ولد قاضی ملک عبدالرحمن صاحب صدر دارالرحمت غربی ربوہ ۔

مسل نمبر ۲۳۷۵۹

میں منیر احمد شیخ ولد شیخ تاج دین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۲۲ روپیہ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں ۔

العبد ۔ منیر احمد شیخ سینئر سول جج بہاولپور ۔

گواہ شد ۔ رانا مبارک احمد وصیت ۱۹۴۲۳/۔ جنرل سیکرٹری ۵ فرید روڈ بہاولپور ۔

گواہ شد ۔ چوہدری غلام احمد وصیت ۱۹۹۸۲/۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ بہاولپور ۲۷ کینال کالونی ۔

مسل نمبر ۲۳۷۶۰

میں آنسہ منیر زوجہ منیر احمد شیخ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

(۱) زرعی اراضی رجسٹری ۲۱ کنال ۱۲ مرلے واقع چک $\frac{5-3}{E-B}$ وہاڑی ۔ مالیت -/۲۰۰۰۰ روپے ۔

(۲) بنجر اراضی رجسٹری ۱۳ کنال ۱۶ مرلے واقع چھمن نزد جہلم سیدن شاہ جہلم ۔ مالیت -/۲۵۰۰ روپے ۔

(۳) زیورات طلائی سیٹ ۴ تولہ ۔ انگوٹھیاں ۳ عدد ۸ ماشے ۔ کانٹے ۳ عدد ۸ ماشے چوڑیاں ۶ عدد وزن ۴ تولے -/۲۴۰۰ ۔

(۴) حق مہر -/۶۰۰۰ وصول شدہ ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں ۔

الامۃ ۔ آنسہ منیر زوجہ منیر احمد شیخ صاحب سینئر سول جج بہاولپور

گواہ شد ۔ منیر احمد شیخ سینئر سول جج بہاولپور (خاوند موصیہ)

گواہ شد ۔ غلام احمد امیر جماعتہائے احمدیہ بہاولپور ۔ وصیت ۱۹۹۸۲/۔

مسل نمبر ۲۳۷۶۱

میں محمد اظہر ولد مظفر احمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۷ سال بعیت ۱۲ فروری ۱۹۶۱ء ساکن ٹاؤن حاجی پور نواکھالی بنگلہ دیش ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۴½ ایکڑ اراضی (۲¼ ایکڑ حاجی پور ۲¼ ایکڑ سری پور نزد ڈھاکہ) ۔ مالیتی -/۸۰۰۰۰ روپے ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد ۔ محمد اظہر ولد مظفر احمد صاحب مرحوم ۔ بخشی بازار روڈ ڈھاکہ بنگلہ دیش

گواہ شد ۔ عبدالرحمن علی سیکرٹری وصیت بنگلہ دیش ۔

گواہ شد ۔ محمد اسرائیل دیوان معلم وقف جدید ۔

مسل نمبر ۲۳۷۶۲

میں عبدالسلام ارشد ولد اسعد اللہ خان ملک صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال ۔ پیدائشی احمدی ۔ ساکن اوکاڑہ چھاؤنی ضلع ساہیوال ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں ۔

العبد ۔ عبدالسلام ارشد گیریژن انجینئر ای اینڈ ایم سروسز اوکاڑہ چھاؤنی ۔

گواہ شد ۔ مجید احمد وصیت ۱۸۰۱۴/۔ سیکرٹری مال اوکاڑہ چھاؤنی ۔

گواہ شد ۔ چوہدری نثار احمد وصیت ۱۵۷۰۱/۔ S.D.O (P.A.F) ایم ای ایس ۔ اوکاڑہ چھاؤنی ۔

داخلہ گورنمنٹ کالج برائے اساتذہ گکھڑ منڈی

مندرجہ بالا کالج میں داخلہ کیلئے درخواستیں مقررہ فارم پر ۱۵/۹ تک بھیجی جاسکتی ہیں ۔ داخلہ O.T ، C.T (جنرل) بی ۔ ٹی (زراعت) آرٹ اینڈ کرافٹس ۔ اور P.T.C کی جماعتوں میں P.T.C اور C.T کے داخلہ کے لئے تحریری امتحان ۲۵ ستمبر ۷۸ء کو ۹ بجے صبح اور دیگر جماعتوں کے لئے انٹرویو ۲۶ ستمبر صبح ۸ بجے ہوگا ۔ داخلہ کا امتحان میٹرک کے معیار کے مطابق اردو ، ریاضی ، مطالعہ پاکستان کا ہوگا ۔ انٹرویو اور Test کے لئے الگ call بھیجی جائیگی ۔ دیگر شرائط وقیود عمر وغیرہ کیلئے دیکھیں "نوائے وقت" مورخہ ۳۰ ؍ اگست ۔ فارم داخلہ پرنسپل مذکورہ کالج سے حاصل کریں ۔

(ناظر تعلیم)

ھوالشافی

نوخنامہ ادویات حیوانات

اکسیر مُنہ کُھر

فی کورس (۴ پیکٹ) -/۸

فی گرس -/۱۹۲ علاوہ بونس

۲ درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

مکمل فہرست ادویات مفت

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کی طرف سے درخواستِ دعا

رمضان المبارک کا آخری عشرہ ختم ہونے والا ہے۔ یہ خاص طور پر قبولیتِ دعا کا عشرہ ہوتا ہے۔ نہایت خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان مبارک ایام میں زیادہ سے زیادہ وقت اپنے نہایت ہی مہربان رب کے حضور دعاؤں میں صرف کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی عاجزانہ دعاؤں کو اپنے فضل سے شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

وقفِ جدید کی طرف سے تمام بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی خاص طور پر ان مبارک ایام میں اپنی نیم شبانہ دعاؤں میں ان تمام احباب و خواتین اور بچوں کو بھی شامل رکھیں جو اپنی پاک کمائی اور اپنے جیب خرچ میں سے بشاشتِ قلب کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف اصلاحی و تربیتی انجمنوں کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

نیز ان تمام مجاہدین کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل فرمائیں جو اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اعلائے کلمۂ اسلام اور احبابِ جماعت کی دینی تربیت کے کاموں میں مصروف ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو رمضان المبارک کی برکات سے متمتع فرمائے اور اپنے فضل اور رحمت کے بے پایاں خزانوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ کی تعزیتی قرارداد

جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۵/۸ بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعت ہذا حسبِ ذیل قراردادِ تعزیت باتفاق رائے منظور کی۔

"جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ کو سلسلہ احمدیہ کے متبحر اور جید عالم محترم جناب مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی اور محترم جناب بابو فتح محمد صاحب شرما ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر گوجرانوالہ کی افسوسناک وفات پر دلی دکھ، رنج و صدمہ ہوا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

۱۔ محترم مولانا غلام احمد صاحب دینی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد جب سلسلہ کے مبلغ مقرر ہوئے تو گوجرانوالہ میں آپ نے کئی کامیاب مناظرے کر کے اپنوں اور بیگانوں سے دادِ تحسین حاصل کی۔ ۱۹۳۶ء میں مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی کے ہمراہ تین ماہ کے لئے گوجرانوالہ ضلع میں مبلغ مقرر ہوئے۔ مشہور مقدمہ بہاولپور میں نمایاں خدمات سرانجام دیں جو کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ پھر مختلف مضامین پر ۸۰ مستند حوالہ جات جمع کر کے احمدیہ پاکٹ بک مرتب فرمائی۔ تقسیم ملک پر آپ کے چھوٹے بھائی محترم مولانا غلام مصطفےٰ صاحب گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہوئے تو گوجرانوالہ اکثر تشریف لاتے تو جماعت کو اپنے مواعظِ حسنہ اور تبلیغی و تعلیمی تجربات سے مستفید فرماتے۔

۲۔ محترم بابو فتح محمد صاحب شرما حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی حضرت حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب آف گوجرانوالہ کے فرزند اکبر تھے جو شروع ہی سے نہایت ذہین اور محققانہ مزاج رکھتے تھے۔ آپ ان معدودے چند اہلِ علم میں سے تھے جنہیں ہندوؤں میں تبلیغِ اسلام اور اصل حوالہ جات جمع کرنے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ ہندو علماء کے ساتھ بڑے وثوق اور اعتماد سے مناظرانہ گفتگو کرتے۔ آریہ سماج کے متعلق خصوصاً بڑا قیمتی لٹریچر جمع کیا۔ گو سلسلہ ملازمت زیادہ عرصہ باہر رہے تاہم جب کبھی گوجرانوالہ آتے تو احبابِ جماعت کو علمی اور تبلیغی باتوں سے بہت محظوظ فرماتے۔ نیز ہمارے جماعتی اور پبلک جلسوں میں سنسکرت و ہندی پیش کر کے جلسوں کی رونق کا باعث ہوتے۔

جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ نے دونوں بزرگوں کا بعد نماز جمعہ جنازہ غائب بھی پڑھا۔ دعا ہے کہ مولا کریم ہر دو اصحاب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین و پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے نیز ان سب کا ہر طرح حامی و ناصر ہو اور انکی اولاد کو انکے نقشِ قدم پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔" (عبدالرحمٰن جابر [illegible] جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"یہ تو اس کا احسان ہے کہ وہ کہتا ہے اے میرے بندے میں نے جو تمہیں مال دیا تھا وہ تو اب میرے سامنے اخلاص اور پیار سے اور میری محبت میں میرے حضور پیش کر رہا ہے میں اس کو اسی طرح قبول کر لیتا ہوں۔"

خدا تعالیٰ کے دئے ہوئے اموال میں سے اسی کی راہ میں فراخ دلی سے حصہ لے کر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنائیے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ سکنہ چک ۴۵ مرڑ ضلع شیخوپورہ کے اکلوتے لڑکے محمد انور صاحب ولد ملک محمد شفیع صاحب ۲۲ اگست ۱۹۷۸ء بروز منگل وفات پا گئے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے پیچھے سوگوار والدین کے علاوہ ایک بیوہ اور دو بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں لڑکے کی عمر صرف تین سال اور لڑکی کی ڈیڑھ ماہ ہے۔ دوسرے دن نعش ربوہ لائی گئی، محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، سوگوار بیوہ، والدین اور بچوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(نصیر احمد کارکن نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری بچی عزیزہ نادیہ سعید عرصہ سے صاحبِ فراش ہے (ملک سعید احمد ٹمبر مرچنٹ بدین۔ سندھ)

۲۔ محمد یعقوب صاحب بھنڈر عرصہ سے جوڑوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تر گڑی ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ میں اور میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (محمد صدیق دھوبی گھاٹ کالونی جی۔ ٹی روڈ چاہ میراں لاہور)

۴۔ ہماری جماعت کے چند احباب ایک مقدمہ قتل میں ملوث کر دئے گئے ہیں وہ باعزت بریت کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ (مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تر گڑی ضلع گوجرانوالہ)

۵۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم حنیف الرحمٰن صاحب سنوری لندن میں خارش کی تکلیف سے بیمار ہیں (ولی الرحمٰن سنوری کارکن حدیقۃ المبشرین ربوہ)

۶۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم مہر دین صاحب دوبئی میں بیمار ہیں (مرزا نصیر احمد مکان ۱۵/۵ دار النصر غربی ربوہ)

احباب ان سب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

گمشدہ چیک

حبیب بنک کا ایک چیک مالیتی پندرہ صد روپے ۲۸ اگست ۱۹۷۸ء کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں کہیں گر گیا ہے جس صاحب کو ملے وہ درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(مغیث احمد "رحیم منزل" مسلم سٹریٹ ۱۲ سیالکوٹ شہر)